

جادو کی مذمت

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراط مستقیم پبلیکیشنز
6 مرکز الاویس ــــ دربار مارکیٹ لاہور
042-7115771-0333-8173630

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ يَامُجِيْبَ كُلِّ سَائِلٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ هُوَ اَفْضَلُ الْوَسَائِلِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِى الْفَضَائِلِ۔

اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَاتَّبَعُوْا مَاتَتْلُوْا الشَّيٰطِيْنَ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

اِنَّ اللّٰه وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عالیشان میں ہدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد۔

وارثان منبر ومحراب ارباب فکر ودانش۔

اصحاب محبت ومودّت محتشم حضرات وخواتین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام فہم دین کورس میں آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے۔

"جادو کی مذمّت"

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اسکے ابلاغ وتبلیغ اور اس پرعمل کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادو کے اثرات سے محفوظ فرمائے۔

ادارہ صراط مستقیم ہر اُس کام کی حمایت کرتا ہے جس کا حکم رب ذوالجلال نے دیا ہے اور جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کیلئے حکم ارشاد فرمایا اور ہر اُس کام کی مخالفت ہمارے منشور کا حصہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو روکا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہی کا اعلان فرمایا۔

ہمارا ماحول مختلف قسم کی بیماریوں کا گڑھ بن چکا ہے۔

کچھ بیماریاں اعتقادی ہیں، اور کچھ بیماریاں عملی ہیں اور دن بدن وہ بیماریاں ماحول میں زیادہ سے زیادہ پھیلتی جارہی ہیں۔

جادو وہ وبا اور وبال ہے کہ جو ہمارے ماحول اور سوسائٹی میں بہت زیادہ زور پکڑ چکا ہے، المیہ یہ ہے کہ اس گناہ کبیرہ کو کوئی گناہ نہیں سمجھا جارہا اور اس حرام کام کی حرمت کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جارہی اللہ تعالیٰ کے فرامین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے آج کا مسلمان الا ماشاء اللہ جادو

کے دھندے میں گرفتار ہو چکا ہے۔

خود کر رہا ہے یا کسی سے کروا رہا ہے، یا اُس کے اثرات بد کا شکار بنا ہوا ہے ایسے میں یہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس نسخہ کیمیا قرآن مجید جب موجود ہے تو اُس کی رہنمائی میں اس مسئلہ کے جو پہلو ہیں، اُن کو زیر بحث لایا جائے قرآن وسنت کی روشنی میں مومن کا اس سلسلہ میں جو کردار ہونا چاہیے، اُس کردار کو اجاگر کیا جائے۔

قرآن مجید میں کئی بار سحر کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰن

اور انھوں نے پیروی کی اُس چیز کی جس کو شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں پڑھا کرتے تھے۔

وما کَفَرَ سُلَیْمٰنُ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا۔

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوا

لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔

یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

وہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے ہیں۔

وَما اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ

اور وہ جادو جو اتارا گیا دو فرشتوں پر جو بابل مقام پر ہیں یعنی ھاروت اور ماروت

وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا

وہ کسی کو اس کی تعلیم نہ دیتے یہاں تک کہ وہ کہتے۔

إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

صرف اور صرف ہم آزمائش ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْ

اور تو کفر نہ کر

ہم سے سیکھ کر تم کفر نہ کرو۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَايُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ

لوگ اُن سے سیکھتے اُس چیز کو جس کے ذریعے سے وہ مرد اور اُسکی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتے۔

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

اور وہ جادو کے ذریعے سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے اذن سے

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

وہ ایسی چیز سیکھتے ہیں جو اُن کو نقصان دے گی فائدہ نہیں دے گی۔

وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

اُن لوگوں کو پتہ ہے کہ جس چیز کو انھوں نے خرید لیا ہے آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

وَلَبِئْسَ مَاشَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ

''اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے''۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۰۲)

کسی طرح انہیں علم ہوتا۔

قرآن مجید کے اس مقام پر جادو کی تعلیم کو کفر کہا گیا۔

اور جادو سیکھنے کو حرام قرار دیا گیا اور اس کو فتنہ کہا گیا اور اس کو بندے کیلئے نقصان دہ قرار دیا گیا اور خسارے کا سودا کہا گیا اور انسان کو اس چھوٹے سے کام کی وجہ سے کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

مثال کے طور پر جو بندہ کسی کو جادو کر کے دیتا ہے اگر چہ وہ ڈھیروں پیسے لیتا ہے اُس نے آخرت کے مقابلے میں ایک ادنی چیز کو چن لیا ہے اور اعلیٰ چیز کو چھوڑ دیا ہے۔

ایسے ہی کسی کے بارے میں جادو کروا کے اُس کے کاروبار میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے۔ یا اُس کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ اُس کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔

اور خود فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ جو کچھ بھی اُس نے کیا آخرت کے مقابلے میں بڑا گھٹیا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

اگر انھیں اس کا پتہ چل جائے کہ اس سے اُن کا کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے یا کتنا سخت خمیازہ کل قیامت کے دن بھگتنا پڑے گا۔ تو کبھی بھی وہ اس دھندے میں مصروف نہ ہوں۔

اس میں فتنہ کا لفظ بولا گیا۔ اُس وقت سے وہ آزمائش شروع ہوئی آج تک یہ آزمائش موجود ہے۔

بابل کا تذکرہ بھی اس میں موجود ہے کچھ لوگوں میں اس سلسلے میں بے سروپا قصے بھی رائج ہیں، جہاں قرآن میں ذکر ہے وہ صرف اتنا ہی ہے۔

فرشتوں کا کنویں میں لٹکے ہونے کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور جس وقت بندہ عراق میں زیر تعلیم تھا تو میں بابل میں گیا ہوں اور وہ کنواں بھی میں نے دیکھا ہے اردگرد کے حالات بھی دیکھے ہیں، اب وہاں ایسی کوئی چیز کہ فرشتے وہاں لٹکے ہوئے نظر آئیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قرآن میں صرف اتنا ذکر ہے کہ بابل میں ہاروت و ماروت پر وہ چیز اتاری گئی۔

جادو کی اقسام

جادو کی ابتدائی طور پر دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم:۔

جادو کی پہلی قسم تخییل ہے جس کا حقیقت کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ محض خیال ہی خیال ہوتا ہے قرآن مجید میں اس قسم کا ذکر موجود ہے۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے فرعون کے جادوگر آ گئے اور انھوں نے اپنی رسیاں پھنکیں اور وہ سانپ بن گئے۔

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى (سورۃ طہٰ: آیت نمبر ٦٦)

اُن کے جادو کی وجہ سے آپکو یہ خیال دیا گیا کہ وہ رسیاں دوڑ رہی ہیں۔

اس میں تخییل کے الفاظ موجود ہیں۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، یہ وہ شعبدہ بازیاں ہیں۔

سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاس

لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیتے ہیں۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ وہ چیز نظر آ رہی ہوتی ہے۔

جادو کی یہ قسم محض تخییل ہے اور اسکا واقع اور حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری قسم

اِظْهَارُ فَارِقٍ لِلْعَادَةِ مِنْ نَفْسٍ شَرِيْرَةٍ خَبِيْثَةٍ بِمُبَاشَرَةِ اَعْمَالٍ مَخْصُوْصَةٍ

خرق عادت کسی چیز کا اظہار کرنا، خبیث نفس کی طرف سے مخصوص اعمال کرنے سے۔

یہ جادو کی دوسری قسم ہے۔

جادو کرنے والے کی مناسبت شیطانوں سے پیدا ہو چکی ہے، شیطانوں کا کہنا ماننے کے مطابق الفاظ کے اتنے چلّے کاٹ لئے ہیں کہ اسے شیطانوں کا قرب حاصل ہو چکا ہے اور پھر شیطانوں کے تعاون کو حاصل کرتے ہوئے کسی حیثیت سے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور کفر ہے۔ مگر واقع میں ایسا موجود ہے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ نے امت کے جمہور علماء کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ بذریعہ جادو کسی کو اثراتِ بد سے دوچار کرنا یہ ایک حقیقت ہے محض خیال نہیں ہے۔ ایسا شواہد سے انھوں نے ثابت کیا کہ ایسا ہو جاتا ہے، اگر چہ کرنا حرام ہے اور کروانا بھی حرام ہے لیکن جو اُس کی واقع میں ایک حیثیت ہے اُس کے اثرات کو ان علماء نے بیان کیا۔

جادو اور کرامت میں فرق۔

کچھ لوگ معاذ اللہ جادو کو اپنی روحانیت قرار دیتے ہیں اور جادو کو اپنی کرامت قرار دیتے ہیں اور جادو کے استعمال کے بعد کی کیفیات کو اپنی ولایت قرار دیتے ہیں، شریعت مطہرہ میں جادو اور کرامت کے درمیان زمین و آسمان کا فرق موجود ہے۔

پہلا فرق:۔

اِنَّ السِّحْرَ اِنَّمَا يَظْهَرُ مِنْ نَفْسٍ شَرِيْرَةٍ خَبِيْثَةٍ وَالْكَرَامَةَ اِنَّمَا تَظْهَرُ مِنْ

نَفْسٍ كَرِيْمَةٍ مُؤْمِنَة

جادو خبیث اور شریر نفس کا تقاضا ہے، جبکہ کرامت نفس کریمہ اور مومنہ کی ایک حالت ہے، جادو کسی کی خباثت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جبکہ کرامت کا ظہور کسی کے باطن کی صفائی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اُس کی طبیعت پر اللہ کے انوار کے نزول کی وجہ سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔

دوسرا فرق:۔

اِنَّ السِّحْرَ اَعْمَالُ مَخْصُوْصَةٍ مُعَیَّنَةٍ مِّنَ السَّیِّأٰت

جادو صرف تعلیم وتعلم سے آتا ہے، جادو سیکھنا پڑتا ہے اور جادو کا کوئی سکھانے والا ہوتا ہے۔

لَیْسَ فِی الْکَرَامَةِ کَذَالِکَ

جبکہ کرامت میں تعلیم وتعلم کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

ولایت کے لحاظ سے تو اس میں علم ہے، لیکن کرامت کے ظہور اور صدور کے لحاظ سے اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یہ کرامت کے ظاہر کرنے کا طریقہ ہے۔ جو پڑھایا جائے اور پڑھا جائے۔ کرامت کا ظہور خود بخود اللہ کی قدرت سے ہوتا ہے۔ جبکہ جادو کو تعلیم وتعلم کے ساتھ آگے بڑھایا جاتا ہے۔

تیسرا فرق:۔

اِنَّ السِّحْرَ مَخْصُوْصٌ بِاَزْمِنَةٍ مُعَیَّنَةٍ وَّالْکَرَامَةَ لَا تَعَیَّنَ لَهَا بِالزَّمَانِ

جادو کی پاور ہر وقت کی نہیں ہوتی بلکہ مخصوص اوقات اور معین مقامات اور معین

صورتوں میں ہوتی ہے جبکہ کرامت کے لحاظ سے کسی مکان ووقت کا کوئی تعین نہیں ہے۔

چوتھا فرق:۔

إِنَّ السَّاحِرَ يَفْسُقُ وَيَتَّصِفُ بِالرِّجْسِ

(نضرة النعيم: ١٠/٤٦٠١، دستور العلماء١/١٦٤)

جادوگر نجاست کا پلندہ ہوتا ہے۔ جب تک وہ گندہ نہیں ہوگا، اُس وقت تک اُس کا جادو اثر انداز نہیں ہوگا۔

یہاں تک کہ جتنا زیادہ عقیدہ اُس کا غلط ہوگا، کفر زیادہ ہوگا اتنا اُسکا جادو پاورفل ہوگا اور جتنی اُسکی اور گندی حالت ہو اُس کے لحاظ سے اُس کے جادو میں پاور آئے گی کیونکہ جادو اثر ہی شیطانیت کا ہے اور شرارت کا اثر ہے جس وقت اُس کی شرارت عروج کو پہنچی ہوگی اتنا ہی اُسکا جادو بھی تیز ہوگا۔

جبکہ کرامت ولایت کا ایک مظہر اور ایک منظر ہے، اس میں انسان کے باطن میں جتنی صفائی ہوگی اور جس قدر وہ پرہیزگار ہوگا اور جس قدر اُس کے نفس کو اطمینان ہوگا اسی قدر اُس سے کرامت کا ظہور بوقت ضرورت ہوسکتا ہے۔ لیکن ولایت میں یہ شرط نہیں ہے کہ ضرور اُس کی ولایت کا ظہور ہو، سب سے بڑی کرامت دین پر استقامت ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

یہاں پر جادو کا مدار فسق پر ہے کفر پر ہے اور خباثت پر ہے تو جس قدر بندہ اللہ کا بڑا دشمن ہوگا، اسی قدر اُس کا جادو زیادہ تیز ہوگا جو بندہ جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کا بھگوڑا ہوگا وہ اُسی قدر وہ شیطان کا زیادہ قریبی ہوگا اور شیطان

اُس سے زیادہ تعاون کرے گا اور اُس کے جادو میں زیادہ اثر موجود ہوگا۔

اسی وجہ سے اگر جادوگروں کا گریڈ بیان کیا جائے، جو بتوں کے پجاری جادوگر ہیں۔اُن کا جادو اھل کتاب کے جادو سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔اھل کتاب یہود و نصاریٰ کے جادو سے ایک مشرک کا جادو زیادہ پاورفل ہوتا ہے۔پھر اھل کتاب کا جادو نام نہاد مسلمان کے مقابلے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔اس امت کا کوئی فرد معاذ اللہ جادوگر بن جائے تو اس کے جادو کے مقابلے میں ایک یہودی کا جادو پاورفل ہوگا۔ جسطرح یہودی یا عیسائی شیطان کے پنجوں میں جکڑا ہوا ہے۔یہ اُس کا غلام ہے۔

لیکن مسلمان شیطان کا غلام نہیں ہے اگر چہ اس نے بھی جادو کا دھندا کر کے اپنے آپ کو شیطان کی غلامی میں ڈال لیا ہے اور شیطان کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا ہے لیکن پھر بھی یہ اُس گندے مقام پر نہیں پہنچا جس پر وہ یہودی اور عیسائی پہنچ چکا ہے۔

یہاں سے ہی اندازہ کرلیں کہ اس شعبے میں کتنی غلاظت اور کس قدر اس میں تباہی ہے اور اُس کے ایمان کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے وہ شیطانی چلے کاٹتا ہے، وہ شیطانی مناسبت پیدا کرنے کیلئے اپنے آپ کو اُنکے طریقوں کی طرف مائل کرتا ہے، پھر وہ گندگی کا پلندہ بن جاتا ہے۔اُس کے پاس جو جا کر بیٹھتا ہے اور اُس سے جو باتیں جا کر پوچھتا ہے اور پھر وہ باتیں جن کا تعلق غیوب کے ساتھ ہے وہ پوچھتا بھی ہے اور دل میں اُسکی تصدیق بھی کر دیتا ہے۔کہ یہ شخص صحیح بتا رہا ہے اور سچ بتا رہا تو یہ پوچھنے والا بھی اپنے ایمان کی حلاوت کھو بیٹھتا ہے۔

آج ہمارے ماحول میں ایسی جا بجا دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور ایسے جا بجا لوگ بیٹھے ہیں، جو لوگوں کے ایمان سے کھیل رہے ہیں اور ماحول میں اہل ایمان کو یہ پتہ ہی نہیں

چل رہا کہ یہ کتنا خطرناک کام ہے کہ اس سے بندے کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور جن کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اُن کے لحاظ سے جو وبال اور عذاب ہے وہ علیحدہ ہے۔

جس طرح ہاتھ سے کسی کو ماریں تو شریعت میں اُس کا مواخذہ ہے۔

کسی کا ایک دانت نکال دیں تو شریعت میں اُس پر پانچ اونٹ لازم آ جاتے ہیں۔

اگر جان بوجھ کر نکالا تو دانت کے بدلے میں دانت نکالا جائے گا۔

تو اس طرح جادو کے ذریعے سے جو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کاروبار کا یا جان کا نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے اپنے ایمان کے نقصان کے علاوہ اسے کل قیامت کے دن یہ خمیازہ بھگتنا پڑے گا کہ اس نے فلاں شخص کو اتنا نقصان پہنچایا لہٰذا اس کو اتنی بڑی سزا دی جائے۔

دنیا میں اس کے قواعد شریعت نے بیان کیئے ہیں کہ جب ثابت ہو جائے اور کوئی بندہ جادو کروانے کا اقرار کرے تو اُس پر شریعت میں حدیں اور سزائیں موجود ہیں۔

جادو کی انتہائی سزا قتل ہے۔ جس کا شریعت میں واضح طور پر اظہار کیا گیا ہے۔

ہر انسان کو اس سلسلہ میں حساس رہنا چاہیے اور کبھی بھی کسی موڑ پر انسان کو جادو کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے۔

سات ہلاک کرنیوالی چیزیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

(بخاری شریف باب رَمْیِ المحصنات حدیث نمبر ۶۳۵۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم سات ہلاک کر دینے والی

چیزوں سے اجتناب کرواور یہ سات کبیرہ گناہ ہیں، جن سے ہلاکت ہوتی ہے۔

قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم وَمَاھُنَّ

(بخاری شری باب قول اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَا کُلُوْنَ اَمْوَالَ الیتامی، حدیث ۲۵۶۰)

کہا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسی سات چیزیں ہیں۔

ہمیں پتہ چل جائے تاکہ ہم اُن کے بارے میں بچ کے رہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ان کو بیان نہ کیا ہوتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ہمیں ہمارے نبی علیہ السلام بتا کر ہی نہیں گئے۔

لیکن رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرما کر گئے ہیں۔

تَرَکْتُکُمْ عَلَی الْبَیْضَآءِ

میں نے تمہیں روشن ملت پہ چھوڑا ہے۔

لَیْلُھَا کَنَھَارِھَا (سنن ابن ماجہ باب اتباع سُنَۃِ الْخُلَفَاء حدیث نمبر ۴۳)

اُس دین کی رات اتنی روشن ہے جتنا دن روشن ہوتا ہے۔

سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جو انسان کو ہلاک کر دینے والی ہیں اُن میں پہلی چیز یہ ہے۔

1: الشرك بالله

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، موبقات میں سے ہے اس کے بعد انسان سونے کا بھی ہو نہیں بچتا، شرک کی وجہ سے انسان خائب و خاسر اور ہلاک ہو جاتا ہے اُس کی انسانیت کی کوئی قدر اور عزت نہیں رہتی۔

2: السِّحْرِ

جادو بھی موبقات میں سے ہے، دوسرے نمبر پر سرکار نے جادو کا ذکر فرمایا آج

انسان کے سامنے شرک بہت بڑا بوجھ کہ میں جلنا تو قبول کرلوں گا لیکن شرک نہیں کروں گا، اور یہ مومن کی شان ہے کہ وہ شرک سے محفوظ رہتا ہے، لیکن دوسرے نمبر پر رسول اکرم ﷺ نے جادو کا ذکر کیا، جس کی وجہ سے بندے کا ایمان بھی ختم ہوتا ہے اور اعمال بھی ختم ہو جاتے ہیں اور اس خطرناک حیثیت سے لوگوں کی توجہ ہٹ چکی ہے کوئی بھائی کے خلاف جادو کروانے جا رہا ہے اور عورتوں کے اندر اسکے سلسلے موجود ہیں ایمان کیلئے جادو خطرناک ہے جادو کروانا گویا اپنے ایمان کو بیچنا ہے، لہٰذا جادو کروا کے اپنے ایمان کو بیچ آنا کب ایک انسان کو گوارا ہو سکتا ہے۔

3: قَتَلُ النَّفْسِ:

تیسرے نمبر پر یہ ہے کہ کسی مومن کو ناجائز قتل کر دینا، یعنی وضاحت کے بغیر محفوظ خون والے کو قتل کر دینا موبقات میں سے ہے۔

4:۔ اَکُلُ مَالِ الْیَتِیْمِ

یتیم کے مال کو کھا جانا موبقات اور مہلکات میں سے ہے۔

5:۔ اَکُلُ الرِّبَا

سود کھانا بھی ہلاک کر دینے والی چیزوں میں سے ہے۔

6:۔ والتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ

میدان جنگ عین لڑائی کے وقت جو پیٹھ دیکر بھاگ جائے تو یہ بھی گناہ کبیرہ میں سے ہے جس سے اُس کی زندگی تو بچ جائے گی لیکن اُس کا ایمان برباد ہو جائے گا، جو جان سے پیار کرتے ہوئے بھاگ گیا ہے۔

7:۔ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ

پاک دامن عورت پر بدی کا الزام لگانا بھی موبقات میں سے ہے۔

الزام لگانے والے کی ایمانی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

تو ان سات چیزوں سے رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو بطور خاص منع کیا اور کبیرہ جرائم کا ذکر کرتے ہوئے دوسرے نمبر پر جادو کا ذکر فرمایا ہے۔

جس کی وجہ سے انسان کا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

جادوگر، کاھن اور نجومی کا انجام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اوتُطُيِّرَ لَهٗ اَوْ تَكَهَّنَ اوتُكُهِّنَ له اَوْسَحَرَ او سُحِرَلَه

(الترغیب والترھیب ۴/۱۸)

وہ میرا نہیں ہے جو بد فالی کرتا ہے اور وہ جو نجومیوں کے پاس جاتا ہے اور وہ بھی میرا نہیں جو جادو کرتا ہے یا اُس کی وجہ سے کسی پر کیا جاتا ہے رسول اکرم ﷺ نے ان کا ذکر فرما کر اپنے طرف سے بیزاری کا اظہار کر دیا، وہ ہزار دعویٰ کرتا رہے کہ رسول اکرم ﷺ کا غلام ہوں مسلمان ہوں اور وہ یہ کام بھی کرے تو وہ میرا نہیں ہے اور جس نے یہ کام کروائے وہ بھی میرا نہیں ہے۔

اس سے بڑا خسارہ انسان کا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جو رحمت عالم ﷺ ہیں وہ اپنے دربار سے دھکا دیکر باہر نکال دیں۔ کیونکہ تو جادوگر کے پاس گیا ہے اس واسطے تو میرا امتی نہیں ہے، چونکہ تو نے جادو کیا ہے چونکہ تو نجومی بنا ہے، اسواسطے تو میرا امتی نہیں ہے اور کسی نجومی کے پاس اپنی قسمت معلوم کرنے کیلئے گیا ہے تو میں تم سے بری ہوں

بیزار ہوں تیرا میری امت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے آپ نے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا ہے کہ جس کو تم معمولی سمجھتے ہو اور ان باتوں میں پڑ جاتے ہو اور کوئی اس میں کسی طرح دھندے میں مصروف ہو جاتا ہے اور پھر لوگوں کی لائینیں لگی ہوئی ہیں اپنا ایمان بیچنے کیلئے وہاں پہنچ رہے ہیں کوئی بندہ اُس سے کوئی چیز پوچھ رہا ہے اور کوئی کسی چیز کے بارے میں پتہ کرا رہا ہے اور اُس پر باقاعدہ بندے اپنا ذہن بنا بیٹھتے ہیں کہ اُس نے جو کہا ہے واقعی وہ سچ کہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

قَالَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ سَاحِرًا اَوْ كَاهِنًا (الترغیب والترھیب ۱۹/۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ عراف کے پاس گیا یعنی نجومی کے پاس گیا۔

کاھن اور عرّاف میں فرق

کاھن اور عراف میں فرق یہ ہے کہ عراف صرف ماضی کی باتیں بتاتا ہے اور کاھن ماضی اور مستقبل دونوں کی باتیں بتاتا ہے کہ مستقبل میں تمہارے ساتھ یہ ہو جائے گا۔ عراف ماضی کے بارے میں کہتا ہے کہ ماضی میں ایسا ہوا تھا۔ یہ سارا جادو کا موضوع ایسا ہے کہ جنھیں اپنی کوئی خبر نہیں وہ غیب کے دعوے کیے بیٹھے ہیں اور لوگوں کی چیزوں کے بارے میں اور مختلف حالات کے بارے میں سپیشلسٹ بنے ہوئے ہیں، اور اپنی زبان سے بار بار کفر کا اقرار کر رہے ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کو مرض سے بچانے کیلئے آپ نے واضح طور پر فرما

دیا، کہ جو شخص ان لوگوں کے پاس جائے گا۔

اور پھر جا کر پوچھے گا۔ لوگ آگے ہاتھ کرتے ہیں کہ بتاؤ میری قسمت کیسی ہے، رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اب میں تم سے بیزار ہو گیا ہوں اب تو میرا امتی نہیں ہے لوگ جا کر پوچھ رہے ہیں کہ میری فلاں چیز گم ہو گئی ہے بتاؤ کس نے وہ چیز اٹھائی ہے اتنے سے ہی ایمان ضائع ہو گیا۔ جب اُس نے سمجھا کہ اس بندے کو پتہ چل سکتا ہے۔ یہ بتا سکتا ہے اور پھر لوگ با قاعدہ ذہن بنا لیتے ہیں، دشمنیاں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، کہ تمہارا نام فلاں نے بتا دیا ہے۔ تم نے میری چیز اُٹھائی ہے تو اس طرح کا جو فتنہ فساد ہے وہ ایک تیسرا بڑا جرم ہے۔

جادوگر کے عمل کی تصدیق کا وبال

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ کسی جادوگر کے پاس چل کر گیا۔

فصدّقهٗ بمَا يَقُوْلُ

جو عراف کے پاس گیا یا نجومی کے پاس گیا یا جادوگر کے پاس گیا اور پھر اُس سے کسی چیز کا سوال کیا پھر اُس نے آگے سے جواب دیا۔

فَصَدَّقَهٗ

پھر اس پوچھنے والے نے تصدیق کی واقعی تم یہ ٹھیک بتا رہے ہو۔

تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا دل مطمئن ہو جائے کہ وہ جو بتا رہا ہے وہ صحیح بتا رہا ہے۔

فَقَدْ كَفَرَ مَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ

اُس نے اُس چیز کا انکار کر دیا جو اللہ نے میرے اوپر نازل فرمائی ہے وہ منکر قرآن

بن گیا وہ منکر ایمان ہوگیا وہ دین کا منکر ہوگیا اور اُس نے میرا انکار کردیا، میری رسالت کا انکار کردیا، میرے رب کی الوھیت کا انکار کردیا، جادوگر کی بات کو مان کر میرے لائے ہوئے دین کا انکار کردیا، یہ کتنا بڑا انسان کیلئے خسارہ ہے لیکن وہ اس کو معمولی سا کام سمجھ بیٹھا، چلو تھوڑی سے اُس سے بات چیت کرآتا ہوں، تھوڑی سی معلومات کرآتا ہوں، لیکن جب ذہن اُس طرف مطمئن ہوگیا اور قائل ہوگیا اور جس نے اس بات کی تصدیق کردی وہ کفر کرنیوالا ہے۔

اس نے کتنی بڑی جسارت کی کہ جادو سیکھنے کو کفر کہا گیا اور حرام کہا گیا، آگے جو جادو کر رہا ہے وہ تو کفر کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اللہ کے دربار کا دھتکارہ ہوا انسان ہے۔ راندہ ہوا ہے اور اللہ نے اُس کو اپنے دربار سے نکال دیا ہے اور جس کو رب نے اپنے دربار سے نکال دے اُس کے پاس بیٹھنے سے اُس کا نام بھی دھتکارے ہوئے لوگوں کی لسٹ میں آجائے گا۔

انسان کو تو چاہیے کو وہ اللہ کے محبوبوں کے پاس جائے جہاں جانے سے رستے میں فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اُس بندے سے کہتا ہے رب کہہ رہا ہے کہ تو نے میرے بندے کو محبوب بنایا میں نے تجھے اپنا محبوب بنالیا ہے۔

جو کسی راہِ جادو میں نکلتا ہے کسی عامل اور جادوگر کے پاس جاتا ہے۔ یہ جانا ہی اتنا نحوست کا عمل ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس بندے نے اُس کا انکار کردیا جو نبی علیہ السلام پر نازل کیا گیا تھا۔

مَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

جو کچھ مجھ پر نازل کیا گیا اُس کا انکار کردیا۔

ایک آیت کا منکر بھی کافر ہو جاتا ہے یہ تو سارے قرآن کا انکار کر بیٹھا، اور اس نے سارے دین کا انکار کر دیا، یہاں پر یہ ہے کہ وہ جادوگر سے پوچھتا ہے اور پھر اس کی دل میں تصدیق کر دیتا ہے۔

اگر جادوگر سے پوچھے اور دل مطمئن نہ ہو اور یہ کہے کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ یہ نہیں بتا سکتا اس کا یہ اٹکل پچو ہے۔ لیکن پھر بھی اُس کے پاس جانے سے کتنا نقصان ہو گیا اگر چہ یہ ذہن نہیں ہے کہ یہ سچ بتاتا ہے لیکن صرف اُس کے ڈیرے اور اڈے پر جا بیٹھا اور جہاں کفر ہو رہا تھا اُس ماحول میں بیٹھنے کی وجہ سے اور جا کر سوال کرنے کی وجہ سے اسکا کتنا نقصان ہو گیا۔

کاھن کیساتھ بیٹھنے والے پر اثر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

قال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کاھن سے جا کر پوچھا اور تصدیق کر دی تو اس کی وجہ سے اس نے سرکار کے دین کو خود چھوڑ دیا ہے۔

وَمَنْ اَتَاهُ غَيْرَ مُصَدِّقٍ لَهٗ

اور جو بندہ جادوگر کے پاس گیا ہے لیکن اُس نے تصدیق نہیں کی۔ جو جادوگر نے پوچھنے پر جواب دیا وہ اُس کے دل کو اچھا نہیں لگا، تو میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں اسکا کتنا نقصان ہو گیا۔

لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (الترغیب والترھیب ۴/۱۸)

چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے دربار میں قبول نہیں کرے گا۔ یہ مسجد میں جائے گا اور سجدہ کرے گا تو رب دھتکار دے گا کہ میں تیرے سجدے کو قبول نہیں کرتا تو میرے دشمن کے پاس کیوں گیا ہے۔تو ایک جادوگر کے پاس گیا ہے۔جادوگر سے جا کر تو نے پوچھا ہے۔اس واسطے چالیس دن کیلئے اُس کو رب کے دربار سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

اسواسطے میرے بھائیو!

یہ چیزیں اچھی طرح ذہن میں رکھنے کی ہیں، راہ زندگی میں اسکو اپنے لئے رہنما سمجھیں یہ ہمارا دین محض خطبوں اور کورسز کیلئے نہیں محض کانوں کی لذت کیلئے نہیں یہ اصل میں اُس پہ عمل کرنے کیلئے ہے اور مشعل راہ اس کو بنا دیا جائے تو یہ شریعت مطہرہ ہے اور یہ قرآن کی آواز ہے اور یہ سنت کا فیصلہ ہے کہ یہ کام حرام ہے۔ یہ کفر ہے جس وقت ایک بندہ سیکھ کر جادو کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اُس کا کفر بھی غالی درجے کا بن جاتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جادوگر شیطان کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے پاورفل ہوگیا ہے اب میں اُس کے جادو سے بچ ہی نہیں سکتا چونکہ قرآن مجید فرمارہا ہے۔

وَمَا هُمْ بِضَارِّیْنَ بِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

جادوگر جادو کی وجہ سے کسی کو نقصان نہیں دے سکتے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ حکم اس میں خدا کا ہوتا ہے جیسے کوئی تلوار مارے اور گلا کٹ جائے تو اس میں یہ نہیں کہ وہ

تلوار اللہ کے حکم کے بغیر مل گئی اس نے اس کو طاقت دی وہ اس کو اچھے کام میں بھی استعمال کرسکتا تھا اور اُسے بُرے کام میں بھی استعمال کرسکتا تھا۔ اس نے ناجائز قتل کیا۔ اُس نے وہ طاقت بُرے کام میں استعمال کرلی، تو یہ تلوار جو لگی تو وہ کوئی اور خدا نہیں ہے اللہ کے حکم سے ایسا ہوا ہے مگر مجرم یہ انسان ہے۔ جس نے اللہ کی دی ہوئی طاقت کو غلط کام میں استعمال کیا ہے۔

ایسے ہی جو شیطانوں کی طاقتیں ہیں وہ کوئی معبود باطل نہیں ہے کہ جس نے اُن کو دی ہوئی ہو وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے اور آزمائش اور ابتلاء کیلئے ہے، جس وقت ایک انسان اُن طاقتوں کو حاصل کر رہا ہے تو یہ اللہ کی حکومت سے باہر نہیں ہے اللہ کی حکومت کے اندر ہے اور جو کچھ ہورہا ہے اُس کے حکم کے بغیر نہیں ہوسکتا، اسواسطے کوئی جادوگروں کی طاقت کا کلمہ نہ پڑھ لے اور کوئی ان شیطانوں کی طاقتوں کے سامنے سرنگوں نہ ہوجائے۔ میرے رب کی طاقت ہے اور قدرت ہے اور میرے رب کا نظام ہے اللہ تعالیٰ جس کو بچانا چاہے کروڑ جادوگر بھی اُس کا بال بیکا نہیں کرسکتے۔

اس واسطے اپنے ایمان کو ہر وقت تازہ اور بے غبار رکھنے کیلئے اللہ کی قدرتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک انسان کو ایسے حصار میں رہنا چاہیے۔

جو شریعت نے بتایا ہے اُس کے مطابق وہ زندگی گذارتا رہے اُس کو مشعل راہ بنائے ان شاءاللہ کوئی اس کو نقصان دینے پر قدرت نہیں رکھنے والا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مکہ شریف میں تھے کہ

اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ كَانَ مِنْ اَزْدْ شَنُوْءَةَ

ایک ضماد نامی انسان مکہ شریف میں آ گیا۔ از دشنوء ہ قبیلہ سے اُسکا تعلق تھا، اُسے انکل پچو کافی آتے تھے۔ اور وہ لوگوں کے جن نکالتا تھا۔

مکہ شریف والوں کا یہ پراپیگنڈہ تھا کہ جو بھی باہر سے مکہ شریف آتا تو اسے کہتے کہ یہاں پر ایک بندے کو جن پڑے ہوئے ہیں اور وہ معاذ اللہ مجنوں ہو گیا ہے اُسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں نے بولنا کیا ہے یہ باہر سے آنے والے کو تعارف کرواتے۔ تو جس وقت از دشنوءہ کا بندہ مکہ شریف آیا تو

یقولون : اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ

مشرکین مکہ کہنے لگے کہ حضرت محمد ﷺ (معاذ اللہ) مجنون ہیں

فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ یَشْفِیْهِ علی یدی

تو اُس آدمی نے کہا کہ اگر وہ واقعی مجنون ہیں تو میں جن نکال سکتا ہوں اگر میں اُس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اُسکو میرے ہاتھ پہ شفا دے دے۔

قَالَ فَلَقِیَهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُس نے رسول اکرم ﷺ سے ملاقات کی اور کہنے لگا۔

یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ الرِّیْحِ

اے محمد ﷺ میں ان جنوں کے معاملات میں دم کرتا ہوں،

تو یہ جن کا مسئلہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَاءَ

اللہ تعالیٰ تجھے میری وجہ سے شفا عطا فرمائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بات سننے کے بعد ارشاد فرمایا۔

اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(مسلم شریف: باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ حدیث نمبر: ۱۴۳۶، نضرۃ النعیم ۱۰/ ۴۵۹۷)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو شنوءۃ کا آدمی کہنے لگا۔

اَعِدْ عَلَیَّ کَلِمَاتِکَ فَاَعَادَھُنَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ کلمات ایک بار پھر پڑھو۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات دوبارہ پڑھے۔

اُس نے پھر کہا کہ ایک بار پھر یہ کلمات ادا کرو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کلمات کو دہرایا اُس نے پھر کہا کہ ان کا تکرار کرو تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر تیسری بار بھی ان کلمات کو ادا فرمایا۔ جب آپ نے تین بار یہ کلمات پڑھے تو کیا ہوا؟

فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ وَقَوْلَ السَّحَرَۃِ

وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ

ضماد کہنے لگا میں نے بڑے بڑے جادوگروں کے کلمات سنے ہیں اور بڑے بڑے نجومیوں کی میں نے باتیں سنی ہیں اور بڑے بڑے شاعروں کے میں نے کلام سنے ہیں۔

فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ کَلِمَاتِکَ

آج تک میں نے تمہاری بات جیسی کسی سے بات نہیں سنی۔

جیسے آپ کے کلمات ہیں اور آپ کا انداز ہے، یہ مجھے کہیں سے میسر نہیں آیا میں

دور دور تک گیا ہوں اور بڑے بڑے نجومیوں اور شاعروں سے میری ملاقاتیں ہوئی ہیں مگر یہ کلمات میں نے کسی سے نہیں سنے۔

میں یہ کلمات بار بار اس لئے سنتا رہا ہوں۔

لَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْر

ان کلمات میں اتنی گہرائی ہے کہ جتنی سمندر میں بھی نہیں ہوتی۔

یہ سمندر کی تہہ تک پہنچ گیا کہنے لگا۔

هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعُكَ

اپنا ہاتھ آگے کرو میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

یہ اپنے عہد کا نجومی، جادوگر کاھن، سب کچھ کرنے والا جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچا ہے تو اس کو سرنگوں ہونا پڑا ہے اور اُس کو ماننا پڑا کہ نبوت کی تاثیر ہی اصل میں تاثیر ہے اور نبوت کا نور ہی اصل میں نور ہے، نبوت تو نبوت رہی ولایت کی پاور کے مقابلے میں جادوگر ہیچ ہے۔

جادوگر کی گندگی اپنی جگہ رہی اُس کے اندر جو حقیقت کے مقابلے میں پسپائی ہے وہ بھی بالکل واضح ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ایک بادشاہ نے بہت بڑا جادوگر رکھا ہوا تھا۔

جب وہ بوڑھا ہو گیا اور مرنے کے قریب پہنچ گیا تو کہنے لگا، کہ جو اس معاشرے میں سب سے ذہین ترین بچہ ہو میں اُس کو اپنا فن منتقل کرنا چاہتا ہوں۔

تو نہایت ذہین بچہ تلاش کیا گیا، اُس جادوگر کے پاس چھوڑ دیا گیا، بادشاہ نے اُس کے گھر والوں کو خاص سہولتیں دیں اور کہا کہ یہ بچہ جادوگر کے پاس جائے اور پڑھ کر

واپس آجائے۔ بچہ روزانہ جادوگر کے پاس جانے لگا۔ مگر جس رستے سے گذر کے جاتا تھا اُس میں ایک اللہ والے کا ڈیرہ بھی تھا۔ اُس بچے کی آہستہ آہستہ دلچسپی بدل گئی، وہ جادوگر کے پاس تھوڑا جاتا اور اللہ کے ولی کے پاس زیادہ بیٹھتا تھا۔

جس وقت گھر والے پوچھتے کہ تم نے دیر کردی تو وہ کہتا کہ جادوگر نے لیٹ کردیا اور جس وقت جادوگر پوچھتا کہ لیٹ کیوں پہنچے ہو تو وہ کہتا کہ گھر والوں نے لیٹ بھیجا ہے اس طرح وہ درمیان سے وقت نکالتا رہا۔ اور اللہ والے کے پاس بیٹھتا رہا اُس کی روشنی سے روشنی پائی، اُس کی ولایت سے اس کا سینہ روشن ہوگیا اور ابھی بالکل بچہ ہی تھا ایک دن اُس نے سوچا کہ میں آزماؤں تو سہی جادوگر جو کہتا ہے اُس میں کتنی پاور ہے اور اللہ کے ولی کی بات میں کتنی پاور ہے۔

ایک قافلے میں موجود تھا وہ قافلہ چلتا رہا یہاں تک کہ آگے ایک تنگ راستہ آگیا اور جہاں سے گذرنا تھا وہاں شیر بیٹھا تھا، لوگ سارے رک گئے کہ شیر رستے پر ہے اور رستہ اتنا ہی ہے جہاں شیر بیٹھا ہے، اگر وہ اُٹھتا نہیں تو ہم گذر نہیں سکتے، کیوں کہ خون خوار ہے تو اُس رستے سے دور قافلہ رک گیا۔

اس چھوٹے سے بچے نے چھوٹی سی کنکری ہاتھ میں اُٹھائی اور ہاتھ میں پکڑ کر اس نے یہ الفاظ بولے اے اللہ جو جادوگر کہتا ہے اگر وہ سچا ہے تو پھر کنکری کا اثر نہ ہو اور جو ولی کہتا ہے اگر وہ سچا ہے تو پھر آج مجھے اس کا اثر دکھادے۔ چھوٹے سے بچے کی کنکری جب لگی تو شیر رستے سے اُٹھ گیا، سارا قافلہ گذر گیا بالآخر لوگوں نے سوچا کہ آخر اس بچے کے پاس کمال کیا ہے۔ اسے کہاں سے یہ صورتحال ملی ہے تو وہ ایک ولایت کی پاور تھی اور پھر اس سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا۔

اس واسطے اصل پاور ایمان کی پاور ہے اور دوسری طرف شیطانی پاور ہے، وہ اس پاور کے سامنے ہیچ ہے اور ادھر گندگی بھی ہے خباثت بھی ہے اور جس وقت ایک بندے کا ایمان کامل ہے تو وہ اپنا وقت ایسے نہیں گذرنے دیتا جو وقت اللہ کو ناپسند ہو، تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف ایک حصار بن جاتا ہے وہ بندہ شیطان کے وساوس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جادوگر کے بارے میں روایت:

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جادوگر ایسا کافر ہے۔ جس کو مرتد کہا جاتا ہے اور مرتد سے بھی اُس کا اگلا مقام ہے، امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک جادوگر کی توبہ قبول نہیں۔

اگر کوئی شخص جادو کے دھندے میں پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کرلیا کہ میں جادو کرتا ہوں پھر وہ کہے کہ میں توبہ کرتا ہے، تو اس وقت اُس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ اس کا سر ضرور اتارا جائے گا۔ (الزواجر ۲/۱۶۹)

گرفتار ہونے کے بعد اُس نے کہہ دیا کہ میں نے کئی مہینوں سے جادو چھوڑ دیا ہے تو اب اس صورت میں توبہ قبول ہو سکتی ہے اگر گواہ پائے گئے کہ یہ جادو کرتا ہے تو حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک وہ شخص واجب القتل ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک جادوگر کا حکم:۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس شق کے ساتھ اُسکے قتل کو لازم کیا جب وہ اعتراف کرلے کہ میں نے فلاں بندے پر جادو کیا اور میرے جادو سے اس کو نقصان پہنچا اور وہ مر گیا تو اب ان کے نزدیک بھی وہ واجب القتل ہے۔

لیکن حضرت امام اعظم کے نزدیک علی الاطلاق اُس کے جادو سے کچھ ہوا ہو یا نہ ہو

صرف اُس نے جادو کا اعتراف کرلیا تو اُس شخص کو قتل کر دیا جائے، اس سلسلہ میں باقاعدہ امام اعظم علیہ الرحمۃ سے بحث ہوئی کہ جس وقت مرتد کی توبہ قبول ہے۔ تو جادو گر زیادہ سے زیادہ مرتد ہی ہے ناں، تو پھر اس کیلئے توبہ کا چانس کیوں ختم کر دیا، تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مرتد صرف مرتد ہوا تھا وہ فساد فی الارض کا مرتکب نہیں ہوا تھا۔ اُس نے کلمہ چھوڑا دین چھوڑا اور پھر دین قبول کرلیا، اُس نے زمین میں فتنہ پیدا نہیں کیا، لیکن جادوگر کا ڈبل جرم ہے کہ یہ مرتد بھی ہوا، دین اسکا اس سے رخصت ہوا اس لحاظ سے مرتد ہوا اور آگے اس نے لوگوں پر جو جادو کیا ہے یہ فساد فی الارض کا مرتکب ہوا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ جو زمین میں فساد کرے اُس کو الٹا لٹکا دیا جائے، اس لئے اسکی توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے ان دو جرائم کی وجہ سے اس کو قتل کر کے زمین کو منحوس جسم سے پاک کر دیا جائے۔

یہ جتنی بھی سزائیں ہیں یہ اُن لوگوں کی ذمہ داری ہے جو شریعت کو نافذ کرنے والے ہیں، عام لوگوں کیلئے اسکا حکم نہیں ہے۔

اس میں حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ نے باقاعدہ حوالہ جات دیئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسی سزائیں دی ہیں اور ایسی سزاؤں کا بار بار اعادہ بھی کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تو یہاں تک مروی ہے کہ جس نے جادو کا اعتراف کرلیا اُس کو زمین میں کمر تک گاڑھ دیا جائے اور پھر اُس کو اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے، یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

اِنَّ الْجَارِيَةَ لِحَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْن

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی تھی۔

سَحَرَتْهَا فَاَخَذُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذَالِكَ فَاَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا

(الزواجر ۳/ ۱۹،)

اُس لونڈی نے جادو کیا اور اُس کا اقرار بھی کر لیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمٰن بن زید کو حکم دیا کہ وہ لونڈی کو قتل کر دیں تو انھوں نے لونڈی کو قتل کر دیا۔

جادوگر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم:

عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أنّه قَالَ اقتلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ وسَاحِرَةٍ فَقَتَلُوْا ثلاث سَوَاحِرَ (السنن الكبرى للبيهقي ۱۳۶/۸، الزواجر ۱۲۹/۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ جادوگر مرد ہو یا عورت ہو اُن کو زندہ نہ رہنے دیا جائے اُن کو قتل کر دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے با قاعدہ اپنی حکومت میں اسے اپنے قانون کا حصہ بنا رکھا تھا۔

اس واسطے آج اُن لوگوں کے بارے میں شرعی طور پر موت ہونی چاہیے۔

تا کہ پھر کوئی دوسرا اس راہ میں نہ نکلے آج بے روزگاری ہے اور کتنے لوگ ہیں جو اس کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں، کسی کے پاس جا بیٹھتے ہیں اور کچھ سیکھ لیتے ہیں اور آگے دھندے شروع کر دیتے ہیں۔

یعنی اتنی گندی بات ہے کہ اس کیلئے توبہ کا دروازہ بند ہے۔

آج ماحول میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر جادو ہو چکا ہے اکثر اس بارے میں وہم کے سوا کچھ بھی نہیں، بالخصوص خواتین اسلام کو اپنے عقائد مضبوط رکھنے چاہئیں، اور ضعیف الاعتقادی کو چھوڑ دیں معمولی علامات کو دیکھ کر یہ طے کر لیتی ہیں کہ ہمارے اوپر جادو ہو چکا ہے۔

طبی طور پر اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔

اس میں اور بھی کئی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں، تو یہ ضروری نہیں ہے کہ جب رزق کی رفتار سست ہو تو ضرور کسی نے وہ رکاوٹ ڈال دی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس میں اور حکمت ہو سکتی ہے۔

جادو کے اس مفروضے کو ذہن سے ختم کر دینا چاہیے۔

جادوگروں نے حاضری کے طریقے بنائے ہوئے ہیں کہ وہ نابالغ بچوں اور بچیوں کو سامنے بٹھا کر دکھاتے ہیں، تو جب شرعی طور پر ان جادوگروں کا وجود حرام ہے اور اُن کا کام حرام ہے تو اس طرح حاضری کے طریقے کی شرع بالکل حمایت نہیں کرتی۔ یہ فتنہ اور فساد ہے کہ جس سے دکھایا جا رہا ہے کہ فلاں چیز اٹھا رہا ہے، فلاں لے جا رہا ہے۔ یہ فساد فی الارض کا ارتکاب ہے جس سے گھروں کے گھر اجڑ جاتے ہیں، خاندانوں کے خاندان لڑ لڑ کے مر جاتے ہیں۔ اسواسطے ان باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایسی حاضری نہ کروانی چاہیے اور نہ اس کا کوئی یقین ہونا چاہیے نہ اس کے قریب جانا چاہیے۔

لیکن کسی کو گھر میں کوئی ایسی علامت مل گئی ہے خون پڑا ہو یا گوشت پڑا ہو یا اس طرح کی کوئی چیزیں پڑی ہوں، یا آپ نے کسی کو دیکھ لیا ہے کہ اُس نے سوئی یا دھاگہ یا اس طرح کی کوئی چیزیں ملا کر بنائی ہوئی ہیں تو اُس سلسلہ میں اُس کا علاج شریعت میں موجود ہے اُس علاج کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور اللہ کے فضل پر دھیان دینا چاہیے اور خواہ مخواہ کسی پر شبہ کرتے رہنا کہ یہ میرا قاتل ہے اس نے میرے بچے کے خلاف جادو کروایا ہوا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا
(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

قرآن کہتا ہے کہ ایسا ظن کرنا گناہ ہے کہ کسی کے بارے میں اپنے ذہن میں بنالینا بغیر کسی ثبوت کے کہ فلاں بندے نے مجھ پر جادو کیا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے اور جادوگروں نے جو ثبوت

بنائے ہوئے ہیں یہ تو شریعت میں ہیں ہی نہیں۔

اسواسطے اپنے ذہن کو بالکل آزاد رکھنا چاہیے اور ساتھ شریعت مطہرہ میں جو اوراد ہیں اُن کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

سورۃ بقرہ کی پہلی تین آیات اور آخری تین آیات کو اپنا وظیفہ بنانا چاہیے۔ بالخصوص سورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرتے رہنا چاہیے اور معوذتین کی تلاوت کرتے رہنا چاہیے۔

جادو کا علاج

اس سلسلہ میں مزید اوراد موجود ہیں۔

1:۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاشریكَ لَهٗ

لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

101 مرتبہ پڑھ کر سوتے وقت اپنے سینہ پر پھونک ماردیں اور صبح اُٹھنے کے بعد بھی ایسا کریں تو اس سے یقیناً راحت محسوس ہوگی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کھجور کے بارے میں اعلان فرمایا ہے۔

جس دن کوئی بندہ عجوہ کھجور کھاتا ہے تو اُس دن جادوگروں کے جادو سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ آسمانی کتابوں کے بھی ماہر تھے اور اس دین میں بھی اُن کو بڑی شان ملی وہ کہنے لگے۔

لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا

اگر مجھے ایک وظیفہ نہ آتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنادیتے۔

یعنی جب میں نے کلمہ پڑھ لیا تو یہود کو میرے بارے میں اتنا دُکھ تھا اور اُن کو ایسے ایسے جادو آتے ہیں وہ چاہتے تو مجھے گدھا بنادیتے۔ لیکن میں بچا کیسے ہوں، کہنے لگے

وہ کلمات ہیں جن کی میں تلاوت کرتا ہوں۔

وہ کلمات جب میں پڑھتا ہوں تو جادو میرے قریب نہیں آتا۔

قِيْلَ لَهٗ مَاهُنَّ

کعب احبار سے کہا گیا کہ وہ کون سے کلمات ہیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ کلمات ہیں۔

2:۔اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا مَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (مشكوٰة شريف ص:۲۱۸)

(موطا امام مالك باب مَايُؤْمَرُبِهٖ مِنَ التعوذ)

اسی طرح ابن بطال کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ کی کتاب میں یہ بات موجود ہے کہ جس بندے پہ جادو ہو چکا ہے وہ کیا کرے۔

3:۔ اَنْ يَاخُذَ سَبْعَ وَرَقَاتٍ مِنْ سِدْرٍ اَخْضَرَ فَيَدُقُّهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ثُمَّ يَضْرِبُهٗ بِالْمَاءِ وَيَقْرَءَ عَلَيْهِ آيَةَ الْكُرْسِيْ ثُمَّ يَحْسُوْ مِنْه ثلاث حَسَوَاتٍ وَيَغْتَسِلُ بِهٖ فَاِنَّه يَذْهَبُ عَنْهُ كل مَابِهٖ ان شاء الله تعالىٰ (الزواجر ۲/ ۱۷۱)

وہ بیر کے سات سبز پتے لے لے۔اُن کو اچھی طرح دو پتھروں کے درمیان کوٹ لے پھر اُن میں پانی ملا لے پھر اُس پر آیۃ الکرسی پڑھے پھر اُس پانی سے تین چلو بھر کر اپنے اوپر وہ پانی ڈالے اور اس کیساتھ غسل کرے تو انشاءاللہ تعالیٰ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

(وآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

